حوالے مکمل نہیں ہیں۔ قرآنی آیات پر اعراب نہ دینا' ایک بڑی فروگذاشت ہے۔ بعض عنوانات مبہم ہیں جیسے "بنیادی اصول"۔ جلد اول کی فہرست میں عنوانات مباحث کے ساتھ' لکھنے والوں کے نام بھی دینا مناسب تھا۔ پروف خوانی مزید توجہ طلب ہے۔ امید ہے ادارہ اس طرح کے علمی مجموعہ مقالات کو دل جمعی و توجہ سے مزید بہتر تدوین کے ساتھ' قارئین تک پہنچانے کی مبارک سعی جاری رکھے گا۔ (حافظ محمد سجاد)

اثر التشیع علی الروایات التاریخیة فی القرن الاول الهجری [پہلی صدی ہجری میں تاریخی روایات پر شیعی اثر]' ڈاکٹر عبدالعزیز محمد نور ولی۔ ناشر: دارالخضیری للنشر والتوزیع' مدینۃ منورۃ۔ صفحات: ۴۷۹۔ قیمت: درج نہیں۔

علامہ شبلی نعمانیؒ نے اپنی معرکہ آرا تصنیف سیرۃ النبیؐ کے مقدمے میں کہا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں تاریخ اسلام میں واقعات و حوادث کا اندراج جس انداز سے ہوا ہے' اس میں تحقیق کے اصولوں سے تساہل برتا گیا ہے۔ خود شبلی نے سیرت میں' تاریخ کے بجائے حدیث کو' سیرت میں بنیادی اہمیت دی ہے مگر ان کے اس نکتے پر دیگر مسلم مورخین نے عرصے تک توجہ نہیں دی۔ چنانچہ ہمارے ہاں تاریخ کے نام سے جو کتابیں منظر عام پر آئی ہیں' زیادہ تر یہ تاریخ کے بجائے داستان کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان میں رطب و یابس کی اتنی بہتات ہے کہ عام قاری صحیح اور غلط میں امتیاز نہیں کر سکتا۔ اس سلسلے میں پہلی صدی ہجری سے متعلق (جو خیر القرون میں سے ہے) اور اس دور کے مسلمان صحابہ و تابعین' امت کے لیے نمونے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تاریخ کی بعض کتابوں میں جو واقعات ملتے ہیں ان سے ان بابرکت شخصیات کے بارے میں کوئی اچھا تاثر قائم نہیں ہوتا۔ حالانکہ ان شخصیات کے جنتی ہونے کی بشارت خود قرآن نے ان کی زندگی ہی میں دی تھی۔ عام قاری انھیں پڑھنے کے بعد محسوس کرنے لگتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نے خدانخواستہ ان میں کوئی نمایاں تبدیلی پیدا نہیں کی۔ ان میں بھی وہی اخلاقی و اجتماعی خرابیاں پائی جاتی تھیں' جو آج کے دور میں پائی جاتی ہیں۔ یہ صورت حال قریب قریب ان یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح ہے جنھوں نے اپنی مذہبی کتابوں میں ان معصوم انبیا کی زندگیوں کو اندازبنا کر انھیں اسوۂ حسنہ نہیں بننے دیا۔

اس سلسلے میں گذشتہ چند سالوں میں دنیائے عرب میں معیاری کام سامنے آیا ہے' جس میں تاریخی روایات کو علم رجال کے تحقیقی اصولوں کی کسوٹی پر پرکھا گیا ہے۔

شامی عالم ڈاکٹر نور الدین عتر کی مقبول عام کتاب' منهج النقد میں علم حدیث و تاریخ کے اصولوں کو شانہ بشانہ لے کر چلنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ لیکن اس سلسلے کا اہم کام وہ تحقیقی مقالے ہیں جو

ڈاکٹریٹ اور ایم فل کے طلبہ نے مشہور عراقی محقق ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری اور بعض دیگر اساتذہ کی زیر سرپرستی مدینہ یونی ورسٹی اور بعض دیگر یونی ورسٹیوں میں تیار کیے۔

زیر تبصرہ کتاب بھی اسی سنہرے سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ بنیادی طور پر یہ ایک تحقیقی مقالہ ہے جو ایک ہندی نژاد سعودی طالب علم ڈاکٹر عبدالعزیز نورولی نے مدینہ یونی ورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کرنے کے لیے' ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری اور ڈاکٹر سعدی الہاشمی کی زیر سرپرستی تیار کیا۔ اس مقالے کا موضوع قرن اول کے واقعات سے متعلق تاریخی روایات میں شیعی اثر کو اجاگر کرنا اور جن شخصیات پر خواہ مخواہ تشیع کا الزام دھرا گیا ہے' ان کی حقیقت واضح کرنا ہے۔

کتاب کے مباحث اس طرح ہیں: شیعیت کی ابتدا اور ان کے بنیادی عقائد' غالی شیعہ راویوں کا تذکرہ۔ بعض ایسے راویوں کا ذکر (جن پر خواہ مخواہ شیعہ ہونے کی تہمت لگائی گئی) اسی طرح بعض اہل سنت (جن پر شیعیت کا جھوٹا الزام لگایا گیا) اور شیعہ مورخین کا تذکرہ اور عہد نبویؐ اور خلافت راشدہ کے واقعات و روایات میں شیعی اثرات (ان میں سے اہم ترین واقعات یہ ہیں: حضرت ابوبکرؓ کی خلافت' غدیر خم' سقیفہ اور بیعت حضرت ابوبکرؓ' حضرت اسامہؓ کی فوج کی روانگی' ارتداد' حضرت عثمانؓ کا بحیثیت خلیفہ انتخاب' شہادت حضرت عثمانؓ' بیعت حضرت علیؓ' واقعہ جمل' جنگ صفین اور ثالثی کا واقعہ' جنگ نہروان)۔ خلافت امویہ میں پیش آنے والے واقعات کی روایات میں شیعی اثر کا جائزہ۔ (اہم وقعات: خلافت حضرت معاویہؓ و یزید' حضرت حسنؓ کی وفات' حضرت حجر بن عدی کا قتل' واقعہ کربلا و شہادت حسینؓ' واقعہ حرۃ اور محاصرہ مکہ' کعبے پر منجنیق سے حملہ' مرج رھط' توابین مختار ثقفی' حضرت مصعب بن زبیرؓ' عبداللہ بن زبیرؓ اور عبدالرحمٰن بن اشعث کی بغاوتیں وغیرہ)۔

اردو زبان میں جذباتی اور مناظراتی لٹریچر کی کمی نہیں ہے۔ عربی سے اردو میں تراجم بھی خوب آ رہے ہیں لیکن تحقیقی اسلوب دینے والی کتابیں شاذ و نادر ہی ترجمہ ہو کر آتی ہیں۔ کاش تحقیقی کتابوں کی طرف بھی ہمارے مترجمین کی نگاہیں جائیں تاکہ ہماری سوچ کا معیار بلند ہو۔ یہ کتاب تاریخ کے میدان میں قابل ذکر خدمت ہے۔ (عبدالمتین منیری)

Islam in The Balkans [اسلام' بلقان میں] مدیر: ظفر اسحاق انصاری۔ ناشر: ادارہ تحقیقات اسلامی' پوسٹ بکس ۱۰۳۵' اسلام آباد۔ صفحات: ۵۸۰۔ قیمت: درج نہیں۔

۱۹۹۲ میں جب بوسنیا ہرزے گووینا یورپ کے سیاسی نقشے پر ایک آزاد ریاست کی حیثیت سے ابھرا تو مسلمانان عالم کی توجہ جنوب مشرقی یورپ کے علاقے میں مسلم تہذیب و تمدن کے اس مرکز کی طرف ہوئی۔